Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۹ صفر ۱۴۰۱ھ ۷ صلح ۱۳۶۰ ہش ۷ جنوری ۱۹۸۱ء | نمبر ۶

میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ آئندہ دس سال میں

فرانسیسی، اٹیلین، سپینش، روسی اور چینی زبان میں ترجمہ قرآن شائع کیا جائے

اگر ایسا ہو جائے تو ہم دنیا کی اسی فیصدی آبادی کو اسی زبان میں قرآن کریم پہنچا دینگے

ربوہ ۲ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ شدید تڑپ پیدا کی ہے کہ آئندہ دس سال میں فرانسیسی، اٹیلین، سپینش، روسی اور چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا کر سکیں تو دنیا کی آبادی کے قریباً اسی فیصد کو ہم ان کی زبان میں قرآن کریم مہیا کر سکتے ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور نے دقت جدید کے لٹریچر کا بیان کرتے ہوئے جماعت کے دیگر لٹریچر کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب تک ہمارے پاس فرانسیسی زبان بولنے والوں کے لئے لٹریچر نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ دنیا میں روس اور چین کو چھوڑ کر سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں انگریزی اور فرانسیسی تھیں۔ اس کے بعد زیادہ بولی جانے والی زبانیں سپین کی زبان۔ پرتگال کی زبان اور ہالینڈ کی زبانیں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ فرانسیسی زبان میں ابھی تک قرآن کریم کا کوئی ترجمہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی پائے کا لٹریچر تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اب صد سالہ جوبلی فنڈ کے تحت پہلی دفعہ دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یہ بذات خود ایک کتاب ہے جو کہ تین چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی ایک اس وجہ سے بھی ضرورت تھی کہ افریقہ کے بہت سے ممالک میں فرانسیسی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ان میں تائیجر (جس کا صحیح تلفظ تی گے رہے) میں ہماری جماعت قائم ہو گئی ہے۔ ٹوگولینڈ میں بھی حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے۔ بینن ہے وہاں بھی جماعت قائم ہے۔ اس کے علاوہ سینی گال۔ گیمبیا (جس کو اب بانجل کہتے ہیں) یہ فرانسیسی بولنے والے ممالک ہیں۔ ان ممالک میں فرانسیسی لٹریچر کی بہت ضرورت تھی۔ اس کمی کو دیباچہ تفسیر القرآن ایک حد تک پورا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میری بھی خواہش ہے اور آپ کی بھی خواہش ہونی چاہیئے کہ ہم قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل اس ترجمے پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اٹیلین زبان میں حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کا ترجمہ کروا کے رکھا ہوا تھا مگر ابھی اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی تھی۔ اب ہمارے ایک احمدی مبلغ نے فرانسیسی سیکھ لی ہے۔ اور وہ اس پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ اسی طرح پرتگالی زبان میں بھی ترجمے کا انتظام ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب کے بارے میں بھی بتایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے تحت حضور کی تحریرات کا مجموعہ

ESSENCE OF ISLAM

کے نام سے سلسلہ وار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک جزو چھپ چکا ہے۔ دوسرا پریس میں ہے۔ اور تیسرے کا مسودہ تیار ہے۔ اس کے بعد چوتھا بھی انشاء اللہ جلد چھپ جائے گا۔

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی احباب طلباء اور طالبات کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا ہے۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لیکر پی ایچ ڈی تک (کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲ صلح / جنوری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے۔ آپ کو کام کرنے والی لمبی بابرکت عمر عطا کرے۔ آپ کے ہر لمحہ میں اپنی تائیدات و نصرت شامل رکھے اور حامی و ناصر ہو آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی سے تادیر ہمارے درمیان قائم رکھے۔ اور آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرتا رہے آمین۔

۔۔ برادرم مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب لنڈن میں بعارضہ برانکو نمونیہ بیمار ہیں۔ اسی وجہ سے جلسہ پر حاضر نہیں ہو سکے۔ بزرگان اور احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

سردار بشیر احمد انجینئر ربوہ

احباب جماعت سے گزارش

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

پبلشر۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ ادارہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ صفر ۱۴۰۱ھ
۷ صلح ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاناتِ الٰہیہ کا ظہور اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنی ان جماعتوں کو جنہیں وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ قائم کرتا ہے اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے اور اس امر کا ثبوت دینے کے لئے کہ وہ ان کے ساتھ ہے اپنے نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے جو اس کی قادرانہ تجلی کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان جماعتوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ان نشانوں کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں۔ بلکہ انہیں یاد رکھیں اور یاد کر کر کے اس کا شکر ادا کرتے رہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ ان نشانوں کو یاد نہ رکھیں تو انہیں شکر گزاری کی توفیق نہیں مل سکتی اور وہ اس کے شکر گزار بندے شمار نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے درخشندہ نشانوں کو یاد رکھنے کی اس اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الانفال آیت: ۲۷)

ترجمہ:۔ اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک کر نہ لے جائیں۔ پھر باوجود اس کے اس نے تم کو (مدینہ میں) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

اس آیت میں دراصل خدائی جماعتوں کے افراد کو ان کا یہ فرض یاد دلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے جو نشان ظاہر فرمائے وہ انہیں ہمیشہ اپنے ذہنوں میں تازہ رکھیں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں تاکہ انہیں خدا تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت ہمیشہ حاصل رہے اور وہ اس کے ثبوت کے طور پر آئندہ بھی اپنے نشان ظاہر فرماتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری خاطر اس لئے کہ ہم اس کے مامور کی قائم کردہ جماعت کے افراد ہیں ہمیشہ سے ہی نشان ظاہر فرماتا چلا آرہا ہے۔ حق یہ ہے کہ ہماری زندگیاں ہی نشان پر نشان دیکھنے میں گزرتی چلی آرہی ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جو خدا تعالیٰ اپنی معیت اور تائید و نصرت کا ثبوت نہ دیتا ہو۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہمیں اس تعلق میں ہمارا فرض یاد دلایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت سب نے مجھے پہچاننا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوت یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے۔ اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو تبلاوے جو غائب ہیں تاکہ برائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں ان نشانات کو عمدہ براہین سے بجا بجا کر پیش کریں۔ یاد رکھو خدا کے دلائل اور براہین کو جو غور سے نہیں دیکھتے وہ اندھے ہوتے ہیں اور حق کو دیکھ نہیں سکتے اور ان کے سننے کے کان نہیں ہوتے۔ یہ لوگ چارپائے بلکہ ان سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔ اور خدا ان کی زندگی کا متکفل نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ موحی اور متقی کی زندگی کا ذمہ دار ہے۔ ھو یتولی الصالحین۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۱۳)

نشاناتِ الٰہیہ کو یاد رکھنے اور ان کے ظہور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے متعلق قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ ارشاد ہم نے علی الخصوص اس لئے بطور یاددہانی یہاں درج کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لاتعداد سابقہ نشانوں کے علاوہ جنہیں وہ قیام جماعت احمدیہ کے اوّل دن سے ہی ظاہر فرماتا چلا آرہا ہے۔ ہمیں حال ہی میں ہمارے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بعض نہایت ہی اہم بالشان نشان ظاہر فرمائے ہیں۔ ان نشانوں کا ذکر ہم متعدد گزشتہ شماروں میں کر چکے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان نشانوں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی باسی نہ ہونے دیں۔ اور وہ احباب جنہوں نے جلسہ سالانہ پر بچشم خود ان نشانوں کا مشاہدہ کیا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کو ان کے متعلق بتائیں جو اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلسہ پر نہیں آسکے تھے اور پھر ان نشانوں کے ظہور پر ہم سب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اپنی زبان سے بھی، دل سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔

زبان سے شکر یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بہت تسبیح و تحمید کریں اور بالخصوص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بہت کثرت کے ساتھ ورد کریں۔ کیونکہ پندرھویں صدی کے استقبال کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں اس کی خاص طور پر تاکید فرمائی ہے۔ دل سے شکر یہ ہے۔ کہ ہم قلبی طور پر ہمیشہ اللہ کے حضور جھکے رہیں اور اس سے اس کی نصرت طلب کرتے رہیں۔ اور عمل سے شکر یہ ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں پہلے سے بڑھ کر جذبہ و جوش کے ساتھ حصہ لیں۔ اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بھی بڑھائیں۔ اور جماعتی کاموں کی انجام دہی میں پہلے سے بڑھ کر سرگرمی دکھائیں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کی کریں کہ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں اور قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے ایسے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب آتا دیکھ لیں۔ آمین اللّٰھم آمین!

جو بھی تیرے نیازمند ہوئے

جو بھی تیرے نیازمند ہوئے
سرنگوں ہو کے سربلند ہوئے

زور مارا ہزار شیطاں نے
ورنہ جنت کے پھر بھی بند ہوئے

ہم مصائب سے سرخرو ٹھہرے
ہم حوادث سے ارجمند ہوئے

ایک وہ کہ نشاں نہیں باقی
ایک ہم کہ ہزار چند ہوئے

کون آیا کہ آبلہ پا بھی
تیز رو صورتِ سمند ہوئے

کیا عجب شہر ہے محبت کا
جو بھی آئے سو پائے بند ہوئے

دل مبشر دیا تو دل پایا
ہوش کھوئے تو ہوشمند ہوئے

(مبشر احمد راجیکی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب المعاشرۃ الاسلامیہ

(تقریر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ کے اٹھاسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "آداب المعاشرۃ الاسلامیہ" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (انعام ۱۶۳-۱۶۴)

تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی امر کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

انسان زندگی کیسے بسر کرے اس بارہ میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں اور اس کے لیے عمل کی جو راہیں تجویز کی ہیں ان کو اسلامی آدابِ زندگی یا آدابِ المعاشرۃ الاسلامیہ کہا جاتا ہے۔

یہ ایک عالمگیر مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے۔ مل جل کر رہنا اس کی سرشت میں داخل ہے۔ اجتماعی رہن سہن کے نتیجہ میں ہی معاشرہ تشکیل پاتا ہے افراد کا اچھا اور صاف ستھرا رہن سہن اچھے اور صاف ستھرے معاشرہ کا موجب ہے اور اچھا معاشرہ افراد کی اصلاح و بہبود کا ضامن ہوتا ہے۔ فرد بھی اس میں حصہ دار ہے اور گروہ اور مجموعہ کا بھی اس میں حصہ ہے دونوں ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا اثر لیتے ہیں۔ معاشرہ اچھا ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کے افراد بحیثیت مجموعی اچھے نہ ہوں اسی طرح اگر افراد اچھے ہوں تو معاشرہ کی اچھائی میں کوئی کلام نہیں۔ اس کے برعکس اگر معاشرہ خراب ہو تو فرد خواہ کتنا ہی نیک فطرت ہو وہ معاشرہ کے برے ماحول سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی فرد برا ہو تو اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ بچھلی کہیں سارے جنگل کو گندہ نہ کر دے اس لیے اسلام نے جہاں فرد کی اصلاح اور اس کے نیک عمل پر زور دیا ہے۔ وہاں اجتماعی اصلاح اور نیکی کی راہوں پر ایک دوسرے کو ساتھ لیکر چلنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کا ارشاد ہے

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران ۱۱۰)

یعنی تم ایک بہترین معاشرتی اجتماع کے مالک ہو اور تمہارا ظہور اس غرض سے ہوا ہے کہ جو نیکی اور بھلائی تمہیں حاصل ہوئی ہے اسے دوسرے لوگوں میں بھی فروغ دو اور جن برائیوں اور تباہ کن خرابیوں سے تم بچ نکلے ہو ان سے دوسروں کو بھی بچاؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا۔

مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰی حُدُوْدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْوَاقِعِ فِیْھَا کَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَھَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَۃٍ فَاَصَابَ بَعْضُھُمْ اَعْلَاھَا وَبَعْضُھُمْ اَسْفَلَھَا فَکَانَ الَّذِیْنَ فِیْ اَسْفَلِھَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰی مَنْ فَوْقَھُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِیْ نَصِیْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا۔ فَاِنْ یَتْرُکُوْھُمْ وَمَا اَرَادُوْا ھَلَکُوْا جَمِیْعًا وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْھِمْ نَجَوْا جَمِیْعًا۔

(بخاری کتاب الشرکۃ)

وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے نیکی کی تلقین کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور وہ جو ان حدود کو توڑتا ہے اور برائی پر راضی ہے ان حدود سے نہ خود رکتا ہے اور نہ دوسروں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے ان دونوں کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک بحری جہاز میں جگہ حاصل کرنے کیلئے قرعہ ڈالا کچھ لوگوں کو اوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گذر کر پانی لینے آتے تھے پھر انکو خیال آیا کہ خواہ مخواہ ہم اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کرلیں اور وہاں سے پانی لے لیا کریں اب اگر اوپر والے اس کو ان کا ذاتی معاملہ سمجھیں اور ان کو ایسا احمقانہ فعل کرنے دیں تو سب غرق ہوں گے اور اگر وہ اجتماعی بھلائی کے پیش نظر ان کو روک دیں اور نیچے والوں کے آنے جانے سے جو ان کو تکلیف ہوتی ہے اسے نظر انداز کر دیں تو سب بچ جائیں گے ورنہ سارے ہلاک ہونگے۔

انسانی زندگی کے مختلف پہلو ہیں ہر ایک کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے ہدایات دی ہیں اور آدابِ زیست بتائے ہیں لیکن سب کی تفصیل پیش کرنے کی اس وقت گنجائش نہیں اس لیے وقت کی رعایت کے لحاظ سے خاکسار صرف مساوات حریت۔ ایک دوسرے کے جذبات کو ملحوظ رکھنے نیز والدین۔ اولاد اور ایک دوسرے سے ملنے کے متعلق اسلامی ہدایات و آداب بیان کرنے کی کوشش کریگا۔ وباللہ التوفیق۔

مساوات

اسلامی ہدایات کے تحت بہترین معاشرہ کی ایک اہم علامت باہمی مساوات ہے جس کی بنیاد نسل انسانی کی وحدت پر ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ارشاد باری ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔

(الحجرات ۱۴)

اے لوگو ہم نے تمہیں مرد عورت سے پیدا کیا تم سب کی پیدائش کا ایک ہی طریق ہے اور تمہیں گروہوں اور قبائل میں اس لیے تقسیم کیا۔ تاکہ تعارف اور ایک دوسرے کی پہچان میں آسانی رہے ورنہ یہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنا کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور شرف و کرم اور وجہ فضیلت تقویٰ اور اہلیت ہے

یعنی خدا تعالیٰ کے حضور وہی معزز اور آگے آنے کے مستحق ہیں جو کمزوریوں اور اپنی استعدادوں کو ضائع کرنے سے بچتے ہیں اور ذمہ داری سپرد کیے جانے کے اہل ہیں۔

۲۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ (کہف ۱۱۱)

اے رسول تو کہدے کہ انسان اور بشر ہونے کے لحاظ سے میں تمہاری طرح ہی ہوں ہاں ہادی عالم بننے کی استعداد و اہلیت کے لحاظ سے مجھے وحی رسالت کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔

۳۔ پھر اسی حقیقت کی تشریح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تاریخی منشور میں فرمایا۔

لَیْسَ لِلْعَرَبِیِّ فَضْلٌ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِلْعَجَمِیِّ فَضْلٌ عَلٰی عَرَبِیٍّ کُلُّکُمْ اَبْنَاءُ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

(تاریخ یعقوبی ص ۱۲۳ بحوالہ سیرت الحلبی ص ۱۲۲)

کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں کیونکہ عرب یا عجم میں پیدا ہونا بنائے شرف و کرم نہیں ہے بحیثیت انسان سب برابر ہیں سب آدم کی اولاد ہیں اور آدم کا خمیر مٹی سے اٹھایا گیا۔

۴۔ مسند احمد کی روایت میں کالے گورے کے الفاظ بھی ہیں چنانچہ فرمایا۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

(مسند احمد ۴۱۱ جلد ۵)

ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا۔

۵۔ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذْھَبَ عَنْکُمْ نَخْوَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَتَعَظُّمَھَا بِالْاٰبَاءِ۔ اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۴۱۳ ج ۲)

اے قبیلہ قریش جاہلیت کے تکبر اور آباء و اجداد پر فخر کرنے کا زمانہ لد گیا۔ سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے یعنی سب کی سرشت ترابی ہے۔

حریت

اسلام اپنے معاشرہ میں حریت و آزادی، اظہار اعتدال و اقتصاد کی ایسی فضا قائم کرنا چاہتا ہے جہاں سوائے خشیت الٰہی کے کسی کا کسی پر کوئی دباؤ نہ ہو۔

حریت فکر اخلاقی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے آزادی اظہار رائے۔ آزادی مذہب آزادی روزگار۔ جان و مال اور آبرو کا یکساں تحفظ اسلام ان سب امور کو مساویانہ طور پر انسان کے بنیادی حق تسلیم کرتا ہے۔ تبلیغ مذہب ہر شہری کا حق ہے لیکن اس طرح پر کہ ہر ایک صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور انسانی عقل و خرد سے اپیل کرے۔ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائے۔ جذب و روحانی تاثیرات کا مظہر بنے اور دوسرے مذاہب کی عیب جوئی اور دل آزاری سے بچے۔ کیونکہ کسی دوسرے مذہب میں اگر کوئی نقص اور خرابی ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کا اپنا مذہب سچا صحیح اور سب عیوب سے پاک ہے سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اسی حقیقت کی وضاحت میں فرماتے ہیں

"کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دے۔ کیا ایک مجرم کسی دوسرے مجرم کے حوالہ سے رہائی پا سکتا ہے؟"

(اتمام الحجہ۔ روحانی خزائن صفحہ ۴۸ ج ۱۹)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں۔

"جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بے جا مدافعت سے جس کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گنہگار ہیں بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق اور دشمنی کا بیج بوتے ہیں۔"

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن صفحہ ۴۶ ج ۲۳)

ایک دوسرے کے جذبات کو ملحوظ رکھنا

اسلام یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے قائم کردہ معاشرہ میں ہر ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھے۔ کوئی کسی دوسرے کے احساسات کو مجروح نہ کرے اور مساوات و حریت کے یہ معنے نہ سمجھے کہ وہ ہر طرح سے آزاد ہے اس کی کوئی اخلاقی ذمہ داری نہیں۔ ہر شہری میں یہ یقین و احساس اجاگر ہونا چاہیئے کہ جہاں اس کے کچھ حقوق ہیں وہاں دوسروں کے حقوق تسلیم کرنے اور ان کا پاس رکھنے کے سلسلہ میں بھی اس کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔

(نساء ۱)

اے لوگوں اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے دنیا میں پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ اس لیے بھی اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ تم ایک دوسرے سے جو اپنے حق رکھتے ہو خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں تقویٰ اختیار کرنے کی بڑی اہمیت ہے اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ

(حٰم سجدہ ۳۴-۳۵)

اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو برائی کا جواب نہایت اچھے سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔

ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاری رضؓ نے غصہ میں ایک شخص کو "او عجمی عورت کے بچے" کہہ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپ یہ برداشت نہ کر سکے اور ابوذر غفاری رضؓ کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا

"تم میں ابھی جاہلیت کی بو پائی جاتی ہے۔"

(بخاری کتاب الادب صفحہ ۸۹۴ ج ۲)

حضرت عمرو بن العاص رضؓ کے بیٹے محمد نے ایک مصری کو اس کی کسی غلطی پر بہت مارا اور ساتھ ہی کہا۔ میں بڑوں کی اولاد ہوں حضرت عمرو کو خوف پیدا ہوا کہ یہ مصری مدینہ جا کر کہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے بیٹے کی شکایت نہ کر دے اس لیئے انہوں نے اس مصری کو قید کر دیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کسی طرح اس زیادتی کی خبر مل گئی چنانچہ انہوں نے اس مصری کو بلوایا اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے سامنے ان کے بیٹے کے بارہ میں اس مصری کو کہا "لو یہ دُرّہ اور اس بڑے کی اولاد کی اسی طرح پٹائی کر جس طرح اس نے تجھے پیٹا تھا"

پھر آپ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوئے اور غضبناک لہجہ میں فرمایا۔

مَتٰی اسْتَعْبَدْتُّمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْھُمْ اُمَّھَاتُھُمْ اَحْرَارًا۔

(تاریخ الخلفاء لابن الجوزی صفحہ ۱۰۰ عمر فاروق صفحہ ۵۷۵)

تم نے لوگوں کو کب سے غلام سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ ان کی ماؤں نے ان کو آزاد جنا تھا۔

جھگڑے اور دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنے کی ایک وجہ اختلاف رائے کو برداشت نہ کرنا بھی ہے حالانکہ اختلاف رائے ایک طبعی امر ہے ایک کی رائے دوسرے سے مختلف ہو سکتی ہے۔

"اس بارہ میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یہ تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف شریعت و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور یہ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے۔"

(ملفوظات صفحہ ۴۰۹ جلد ۷)

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

درخواست دعائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ عبدالرشید دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ، والدہ اور والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف کافی ہے اور خاکسار ان دنوں پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ والدین اور اہلیہ کی صحت یابی اور پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (محمود النور کارکن وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء کی مختصر روداد

۲۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کا دوسرا اجلاس

(۲)

آداب (اسلامی معاشرت سے متعلق)

مکرم ظفر اللہ خاں صاحب نمائندہ وفد جزائر فجی کی تقریر کے بعد محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "آداب (اسلامی معاشرت سے متعلق) چونکہ محترم ملک صاحب کو گلے میں تکلیف تھی۔ اس لئے آپ کی لکھی ہوئی تقریر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و افریقہ عربیہ نے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے فرمایا انسان زندگی کیسے بسر کرے۔ اس بارہ میں اسلام نے جو ہدایات دی ہیں اور اس کے لئے جو عملی راہیں تجویز کی ہیں ان کو اسلامی آداب زندگی یا آداب المعاشرہ کہا جاتا ہے انسان مدنی الطبع ہے۔ مل جل کر رہنا اس کی فطرت میں ہے۔ اجتماعی رہن سہن کے نتیجہ میں معاشرہ تشکیل پاتا ہے فرد بھی اس میں حصہ دار ہے اور گروہ بھی حصہ دار ہے دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ معاشرہ اچھا ہو تو افراد قوم بحیثیت قوم اچھے ہوں گے اور اگر افراد بحیثیت قوم اچھے ہوں گے تو معاشرہ اچھا ہوگا۔

آپ نے فرمایا انسانی زندگی کے مختلف پہلو ہیں۔ ہر ایک کے بارہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایات دی ہیں اور آداب زندگی بتائے ہیں۔ سب کی تفصیل تھوڑے سے وقت میں بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے وقت کی رعایت سے میں صرف چند امور کے متعلق ہی کچھ ذکر کروں گا۔

مساوات

اسلامی ہدایات کے ماتحت بہترین معاشرہ کی ایک اہم علامت باہمی مساوات ہے جس کی بنیاد نسل انسانی کی وحدت پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ انسان کو بحیثیت انسان ہونے کے دوسروں پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سبھی انسان برابر ہیں۔ ہاں اگر کوئی وجہ فضیلت ہے تو وہ تقویٰ اور اہلیت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ کسی کا عجمی یا عربی ہونا بنائے شرف و فضیلت نہیں۔

حریت

اخلاقی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے آزادیٔ مذہب، آزادیٔ روزگار، جان و مال اور آبرو کا تحفظ یہ سب ایسے امور ہیں جنہیں اسلام بنیادی حقوق کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ مذہب کی تبلیغ ہر شہری کا حق ہے مگر وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ اپنا اچھا نمونہ دکھائے۔ کسی دوسرے کی دل آزاری نہ کرے۔ کسی دوسرے مذہب کی عیب جوئی نہ کرے۔

ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا

اسلام یہ چاہتا ہے کہ معاشرہ میں ہر ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھے۔ کسی دوسرے کے احساسات کو مجروح نہ کرے۔ اختلاف رائے ایک طبعی امر ہے۔ اسے برداشت کرنا ایک پُرامن معاشرہ کیلئے بہت ضروری ہے۔

ملاقات

اسلام نے ملاقات کے بارہ میں بھی آداب بتائے ہیں۔ اس نے بتایا ہے کہ اچھے بنو اور اچھے خیالات قائم کرنے کی کوشش کرو کسی سے ملاقات کے لئے جانے والا اچھا صاف ستھرا لباس پہنے۔ سوائے اشد مجبوری کے پہلے سے آنے کی اطلاع دے۔ پہلے السلام علیکم کہے اور اندر جانے کی اجازت مانگے۔ دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہو تاکہ بے پردگی کی صورت پیدا نہ ہو۔ صاحب خانہ پوچھے کہ کون ہو تو سہم جواب نہ دے بلکہ اپنا نام بتائے۔ باتیں اس انداز سے کرے کہ صاحب خانہ مسرت محسوس کرے میزبان کے لئے ہدایت ہے کہ وہ ملاقاتی سے خندہ پیشانی سے ملے حسب حالات و استطاعت اس کی تواضع کرے۔ ملاقات ختم ہو جائے تو کم از کم دروازہ تک الوداع کے لئے جائے۔ اگر دعوت میں کسی کو بلایا جائے تو وقت مقررہ پر جائے۔ جو کچھ پیش کیا جائے انشراح کے ساتھ اور پسندیدگی کے اظہار کے ساتھ اس کو قبول کرے اگر کوئی ملنے والا تحفہ لائے تو اسے بشاشت سے قبول کرے اور شکریہ ادا کرے۔ حفظ مراتب کا خیال رکھا جائے۔ یہ سب باتیں باہمی محبت کو بڑھاتی ہیں۔

اولاد

اسلام کی ہدایت ہے کہ اولاد کے لئے دعائیں کی جائیں پھر اگر دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازے تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرے۔ ماں باپ اولاد کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ انہیں اچھی تعلیم دیں۔ حسن ادب کی تلقین کریں اولاد میں مساوات کا خیال رکھیں۔ کسی ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح نہ دیں۔

ماں باپ

والدین سے نیک سلوک کرنا ان کی خدمت کرنا اور ان کو خوش رکھنا اسلام نے خوش بختی کی علامت قرار دیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت کو جنت میں داخل ہونے کا موجب قرار دیا ہے۔

مجالس

اجتماع اور مل بیٹھنے کی جگہوں کو مجالس کہتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے مجالس کی بہترین مثال مساجد ہیں۔ اسلام نے حکم دیا ہے کہ مساجد کو صاف ستھرا رکھا جائے۔ ان کا ماحول شور و شغب سے پاک ہو مجلس میں جو آئے وہ دوسروں کو السلام علیکم کہے۔ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے۔ صف کی بھی درستی چاہیے۔ تواضع اور انکساری کا اس سے اظہار ہو۔ پہلے بیٹھے ہوئے کے بعد میں آنے والوں کو خوش دلی سے جگہ دیں۔ اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر مجلس میں جائے اور بدبودار چیز کھا کر نہ جائے۔ مجلس میں کوئی گندی چیز نہ پھینکی جائے جس سے دوسروں کو گزند پہنچے۔ موقع محل کے مطابق بات کی جائے۔ مخاطب کو بھی بولنے کا حق دیا جائے۔ تجسس اور غیبت وغیرہ سے بچے ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

محترم مولانا نے تقریر کے آخر میں فرمایا معاشرہ زندگی کے بے شمار مظاہر کا نام ہے جن میں سے چند ایک کے متعلق کسی قدر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے خدا کرے کہ ہم ایک اعلیٰ درجہ خدا نما اور خدا شناس معاشرہ قائم کرنے کی توفیق پائیں اور سب دنیا کے لئے ایک نمونہ پیش کرنے کی ہمیں سعادت حاصل ہو۔

سیرالیون کی ایک مقتدر شخصیت کا خطاب

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کی تقریر کے بعد محترم محمد رضوی مصطفیٰ صاحب وزیر مملکت سیرالیون اور صدر سیرالیون مسلم کانگرس نے انگریزی میں مختصر سی تقریر کی آپ کی تقریر کا اردو ترجمہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے آپ نے ان پاکستانی مبلغین کو خراج تحسین پیش کیا جو سیرالیون میں کام کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں (اس وقت تک ۵۱ بہاول میں) ملک میں ۱۵۰ مبلغین نے کام کیا ہے اس وقت ملک سیرالیون میں جماعت کی ۸۰ مساجد ہیں۔ ۱۰۰ پرائمری سکول ۱۲ سیکنڈری سکول اور متعدد ہسپتال اور ہیلتھ سنٹر کام کر رہے ہیں۔ آپ نے سیرالیون کے صدر مملکت کی طرف سے حاضرین جلسہ کو سلام پہنچایا اور دعا کی درخواست کی۔

اس تقریر کے بعد کچھ اعلانات ہوئے اور اس کے بعد جلسہ کی کاروائی کو دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

(سلطان احمد مبشر کوکبی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک فرشتہ سیرت انسان کی وفات

(مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

۴ دسمبر ۱۹۸۰ء کے اخبار الفضل سے یہ پڑھ کر از حد افسوس اور دکھ ہوا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی فرزانہ اور فرشتہ سیرت انسان مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج ۲۶ نومبر کو بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کرتو ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے اور آپ کا سارا خاندان پہلے شیعہ ہوا کرتے تھے۔ آپ نے خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں احمدیت کو قبول کیا اور اپنے اخلاص اور فدائیت میں ترقی کرتے کرتے ایک نہایت ہی قابل رشک وجود بن گئے۔

اگرچہ میں مرحوم کو قادیان میں اپنے زمانۂ طالب علمی سے جانتا تھا۔ لیکن کبھی ان سے ذاتی مراسم نہ تھے اور نہ ہی ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا کبھی اتفاق ہوا تھا۔ لیکن ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۵ء کے زمانہ میں جب میں ضلع شیخوپورہ کا مربی انچارج تھا۔ مجھے ان سے ذاتی طور پر ملنے کا متعدد بار کا اتفاق ہوا۔ اور اگرچہ آپ کی رہائش ان دنوں لاہور ہی ہوا کرتی تھی۔ لیکن آپ بڑی کثرت سے اپنے آبائی گاؤں کرتو آیا کرتے تھے اور بسا اوقات جب میں دورہ پر کرتو جاتا تو آپ سے ملاقات ہو جایا کرتی تھی۔ اور مجھے آپ سے مل کر ایک روحانی لذت اور سرور حاصل ہوتا تھا۔ اور مجھے ان کی نیکی تقویٰ اور پارسائی پر بہت رشک آیا کرتا تھا۔

آپ کرتو کے مشہور بٹر خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو سارا خاندان ہی ماشاء اللہ بہت مہمان نواز اور احمدیت کا فدائی اور محب ہے۔ مجھے مرحوم چوہدری اعظم علی صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب بٹر رائس ملز آف نارنگ کے گھر جانے کا عموماً اتفاق ہوتا رہتا تھا۔ جن سے میرے مراسم نہایت ہی مخلصانہ ہیں اور میری مرحوم چوہدری صاحب سے آخری ملاقات بھی آپ کی وفات سے ایک ماہ قبل انہی کے مکان واقع نارنگ میں ہی ہوئی تھی اس وقت اگرچہ وہ بہت کمزور معلوم ہوتے تھے۔ لیکن مجھے یہ امید نہ تھی کہ آپ اتنی جلدی داغ مفارقت دے جائیں گے۔

مرحوم چوہدری اعظم علی صاحب بہت ہی خوبیوں کے مالک اور اعلیٰ درجہ کی صفات حسنہ سے متصف تھے۔ جن میں سے اوّلیت آپ کے اخلاص اور فدائیت کو تھی اور میں ہرگز مبالغہ نہیں کر رہا ہوں گا اگر میں یہ کہوں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ جس قسم کے اولیاء اللہ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے آپ ان قابل فخر اولیاء میں سے ایک تھے۔ اسی طرح آپ کی زندگی نہایت ہی سادہ تھی اور اپنی شکل و صورت اور لباس سے آپ ایک درویش اور صوفی منش معلوم ہوتے تھے۔ کوئی تکلف اور تصنع آپ کی طبیعت میں نہ تھا۔ آپ کی گفتگو بھی نہایت سادہ اور عام فہم ہوا کرتی تھی۔ طبیعت بڑی حلیم، منکسرانہ اور مرنجان مرنج تھی۔

آپ کا تعلق چونکہ ساری عمر علاقہ سے رہا تھا اور آپ اپنی قابلیت اور محنت کے باعث ہی سیشن جج کے عہدہ تک پہنچے تھے اس لئے ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی قانون کا احترام آپ کا شیوہ رہا اور میں نے کئی بار اس بات کو نوٹ کیا تھا کہ جب میں کسی جلسہ وغیرہ کے سلسلہ میں کرتو جاتا تو آپ کی شخصیت دور جاہت کا احترام میں عموماً آپ ہی کو ان جلسوں کی صدارت کے لئے کہا جاتا تھا اور چونکہ بسا اوقات ضلع میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہوا کرتی تھی اس لئے آپ لاؤڈ سپیکر کے استعمال سے مکمل گریز کرتے حالانکہ اس گاؤں میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حیثیت حاصل تھی کہ اگر ہم لاؤڈ سپیکر استعمال کر لیتے تو گاؤں کا کوئی شخص بھی اس کی مخالفت کرنے یا اس بارہ میں شکایت کرنے کی جرأت نہ کرتا۔

آپ میں جذبۂ تبلیغ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ نہایت ہی موثر طریق سے مدلل تبلیغ کرنے کے عادی تھے لیکن تبلیغ کا شوق اس قدر تھا کہ آپ کو اس کے بعد چین نہ آتا تھا اور آپ کے تبلیغی شوق کا درج ذیل واقعہ یقیناً اس قابل ہے کہ اگر ہر احمدی اس کو اپنا شعار بنا لے تو ہماری جماعت میں مبلغین کی کمی کافی حد تک پوری ہو سکتی ہے۔

مجھے کرتو ہی کے قریشی رحمت علی صاحب نے بتلایا کہ چونکہ کرتو کے ساتھ والے گاؤں پنڈوری میں کوئی احمدی نہ تھا اس لئے مکرم چوہدری صاحب مرحوم کو خیال آیا کہ وہاں جا کر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ ایک روز جب کہ آپ رخصت پر اپنے گاؤں آئے ہوئے تھے۔ آپ نے قریشی رحمت علی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور گاؤں کے ہر ہر دروازہ پر جا کر دستک دی اور جب کوئی آدمی باہر آیا تو اسے کہا کہ دیکھو امام وقت آگئے ہیں اس لئے انہیں مان کر سعادت حاصل کرو۔ یہ پیغام جب ایک دروازے پر دے لیا تو پھر دوسرے دروازہ پر جا کر دستک دی اور وہاں بھی یہی بات دہرائی۔ اور جب تک آپ نے گاؤں کے ہر گھر پر اس طرح تبلیغ نہ کر لی آپ وہاں سے واپس نہ لوٹے۔

مرحوم چوہدری صاحب حضرت المصلح الموعود کے ایک نہایت ہی مخلص اور قابل اعتماد دوست تھے۔ آپ نے اپنی سرکاری ملازمت کے دوران اپنے دامن کو ہر قسم کی سفارش اور رشوت سے مکمل طور پر محفوظ رکھا اور اس بارہ میں آپ کا کردار ایسا مضبوط اور بلند تھا کہ کسی بڑے سے بڑے احمدی کو بھی آپ کے پاس کسی کیس کے بارہ میں کوئی سفارش کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوتی تھی۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم یقیناً ہماری ساری جماعت کے لئے عموماً اور جماعت کرتو کے لئے خصوصاً ایک قابل فخر وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت چوہدری صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے۔ آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور انہیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت را ببار
واخلفش کن از کمال فضل در بیت النعیم

اعلان

گزارش ہے کہ جلسہ سالانہ کے دوران مورخہ ۲۶/۱۲/۸۰ کو دوسرے اجلاس کے دوران سٹیج پر کسی دوست نے مجھ سے پارکر کا قلم جو کہ ہلکے گرے رنگ کا تھا مکنے کے لئے لیا اور واپس نہیں کیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن صاحب کے پاس یہ قلم ہو درج ذیل پتہ پر وی۔ پی پارسل کے ذریعہ قلم روانہ فرما کر ممنون فرمادیں۔

(چوہدری عاشق محمود صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم مرزا عبدالحی چغتائی ابن مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی مربی سلسلہ محلہ دارالرحمت وسطی ہفتہ عشرہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(منور احمد شاہد کھوکھر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا داؤد احمد ابن مکرم مرزا منظور احمد صاحب مرحوم قادیانی ملازم شپ یارڈ کراچی کوڈ یوٹی کے دوران حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے ان کی بائیں آنکھ سخت زخمی ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے اور بینائی بحال رہے۔

(مرزا مسعود احمد۔ بورڈ آفس محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

(۳) میرے پوتے عزیزم نورالدین ابن میاں حمید الدین صاحب مرحوم نے ایف۔ ایس۔ سی انجینئرنگ گروپ میں اپنے کالج اوکاڑہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور ۱۳ کے نمبر حاصل کئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ اس کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور اعلیٰ پوزیشن عطا فرمادے اور چوٹی کا آدمی بنا دے۔ اور سلسلہ اور خاندان کے لئے باعث افتخار ہو۔ آمین۔

(روشن دین اوکاڑہ گول چوک)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح کی یاد میں

(مکرم مولوی محمد احمد صاحب کھانوالی منزل دارالصدر غربی ربوہ)

محترم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح پندرہویں صدی ہجری کے مبارک طلوع کی بہار صرف گنتی کے چند دن دیکھ کر ۲۲ نومبر کی شام قریباً ستر برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کا مولد موضع بھڑتا نوالہ ضلع سیالکوٹ تھا۔ اپریل ۱۹۱۱ء میں خاکسار اور بڑے بھائی مکرم مولوی علی احمد صاحب فاضل حال موضع مونڈے ضلع جہلم مدرسہ احمدیہ کی پہلی اور دوسری جماعت میں داخل ہوئے تو آپ مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت میں اور مکرم مولوی حسن دین صاحب آف موضع بھڈال ضلع سیالکوٹ مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت میں تھے۔ یہ ہر دو صاحبان ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ہمارے ساتھ بڑی شفقت اور محبت کرتے تھے۔ اور ہمیں اس بات کا احساس نہ ہونے دیتے کہ ہم اپنے خویش و اقارب سے جدا ہو کر گھر سے باہر ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں مرحوم نے جامعہ احمدیہ قادیان سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ مقامی اصلاح و ارشاد (اس وقت دعوۃ و تبلیغ) کے زیر اہتمام آپ کچھ عرصہ تبلیغ سلسلہ کا کام کرتے رہے۔ ان دنوں نئے کارکن کبھی ضرورتاً رکھ لئے جاتے اور کبھی فارغ کر دیئے جاتے تھے۔ ایسے ہی حالات میں خاکسار نے ۱۹۳۶ء میں مولوی فاضل پھر ۱۹۴۰ء میں مبلغین کلاس کا امتحان پاس کرنے کے بعد مئی ۱۹۴۲ء تک دعوۃ و تبلیغ میں بطور مبلغ کام کیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے فوج میں شامل ہو گیا۔ میرے بعد کئی اور مولوی فاضل احباب بھی جن میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح بھی تھے فوج میں شامل ہو گئے۔ جنگِ عظیم دوم کے بعد خاکسار تو بدستور مارچ ۱۹۴۷ء تک فوجی سروس میں رہا۔ لیکن مکرم مولوی صاحب فارغ ہو کر زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ء میں بنوں و ڈیرہ اسمٰعیل خان کی سروس کی وجہ سے آپ ایمبولینس ویلفیئر آفیسر کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ اس سروس کے دوران فرش پر گر کر آپ کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی، لیکن آپ بدستور کام کرتے رہے۔ وہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد ستمبر ۸۰ء میں ربوہ رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ کو جوڑوں میں دردیں شروع ہو گئیں۔ دل کی تکلیف لمبی ہوئی۔ تا آنکہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۰ء کو داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاَکْرِمْ مَثْوٰہُ۔

آپ جہاں بھی رہے سلسلہ کے پُرخلوص خادم کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ آپ احمدیت کے ایک نڈر بے باک اور جری سپاہی تھے۔ آپ کی تقریریں نہایت برجستہ مدلل اور پُرجوش ہوا کرتی تھیں۔ اپنی پُرجوش تقریروں کے دوران کبھی کبھی ایسے چٹکلے بھی بیان کر جاتے کہ مجلس کشتِ زعفران بن جاتی۔ آپ کی طبیعت جوشیلی تھی۔

زمانہ طالب علمی میں آپ تبلیغ کے لئے عموماً قادیان کے ارد گرد دیہات میں جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ موضع ڈلہ کی طرف اسی عزم سے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک سکھ ملا۔ اس کی نیت بُری تھی۔ آپ اس سے تبلیغی گفتگو کر رہے تھے۔ اس نے محض دیکھنے کے بہانے سے آپ کے ہاتھ سے لاٹھی پکڑ لی اسے سرسری طور پر دیکھا اور پھر اچانک ایک دو قدم پیچھے ہٹ کر آپ پر لاٹھیاں برسانی شروع کر دیں۔ آپ نہتے تھے چاہتے تو مقابلہ کر کے اس سے اپنی لاٹھی چھین سکتے تھے۔ لیکن آپ نے احمدیت کی سنہری تعلیم "ایذا کے مقابل پر صبر" کو ترجیح دیتے ہوئے عافیت اسی میں جانی کہ وہاں سے واپس پلٹ آئیں۔

اب آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جا چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی مغفرت کی وسیع چادر میں ڈھانپ لے غریق رحمت فرمائے اور پس ماندگان کا ہر آن حافظ و ناصر رہے اور ان کی اولاد کو اپنے والد کی طرح احمدیت کے فدائی و شیدائی رکھے۔ آمین۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

-(۳۵)-

محترمہ شاکرہ مختار صاحبہ	جھنگ	۲۰--
" پرویز اسلم صاحبہ	"	۲۰--
" اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب بشیر	"	۱۰--
مکرم سلیم احمد ولد میاں رفیق احمد صاحب	"	۱۰--
محترمہ نسیم بشریٰ صاحبہ بنت سراج دین صاحب	"	۲۰--
مکرم میاں شریف احمد صاحب مع عزیزان	"	۱۰--
" چوہدری ظہور احمد صاحب	"	۱۰--
" میاں ناصر علی صاحب	"	۱۰--
" ڈاکٹر فضل حق صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ	"	۵۰--
محترمہ شہناز تنویر صاحبہ بنت شیخ محمود احمد بشیر	"	۲۰--
مکرم مرزا سردار محمد صاحب معہ اہلیہ	"	۱۰--
مکرمہ فوزیہ ہاشمی صاحبہ بنت انعام اللہ صاحب ہاشمی	"	۱۰--
مکرم سردار عبدالقادر صاحب	چنیوٹ ضلع جھنگ	۱۰۰--
مکرم مرزا سہیل احمد صاحب آف کراچی	"	۱۰۰--
" سیکرٹری صاحب مال	"	۲۰--
" شیخ عبدالمالک صاحب	"	۱۰--
" میاں احمد صاحب	"	۱۰--
" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"	۱۰--
" شیخ سبحان علی صاحب	"	۱۰--
" چوہدری مختار احمد صاحب سندری	جھنگ	۲۰--
بچگان میاں شریف احمد صاحب	"	۲۰--
مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر	"	۴۰--
" میاں عزیز الدین صاحب	"	۱۰--
" چوہدری جلال الدین صاحب	"	۱۰--
" رانا محمد خالد صاحب	"	۵۰--
" چوہدری کامل حسین نور صاحب مع اہلیہ	"	۲۰--
" الحاج چوہدری سراج دین صاحب	"	۱۰--
" بابو عبدالحلیم صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ	"	۳۰--
" میاں شریف احمد صاحب	"	۱۰--
" الحاج محمد بشیر احمد علی صاحب مرحوم	"	۱۰--
" میاں محمد اشرف صاحب	"	۱۰--
" شیخ عبدالمالک صاحب	"	۲۰--
" سید منیر احمد شاہ صاحب	"	۲۵--
" چوہدری محمد ابراہیم صاحب	"	۵۰--
محترمہ استانی جمیلہ بیگم صاحبہ	"	۱۳۵--
" مسز منیر احمد صاحب چوہدری	"	۱۰--

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

برائے سال ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مندرجہ ذیل اصحاب کو مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے اراکین مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

۱۔ اراکین خصوصی:۔

۱۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲۔ " صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۳۔ " مولانا عبدالمالک خان صاحب
۴۔ " مرزا عبدالحق صاحب
۵۔ " شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۶۔ " ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
۷۔ " شیخ مبارک احمد صاحب
۸۔ " چوہدری احمد مختار صاحب
۹۔ " میر محمود احمد صاحب ناصر

۲۔ نائب صدر اوّل و دوم۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب
۳۔ قائد عمومی " منور شمیم صاحب خالد
۴۔ " تربیت۔ " ڈاکٹر قریشی عبداللطیف صاحب
۵۔ " اصلاح وارشاد " مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۶۔ " تعلیم۔ " پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۷۔ " ذہانت وصحت جسمانی " صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۸۔ " مال " عبدالرشید صاحب غنی
۹۔ " اشاعت " صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
۱۰۔ " تجنید " محمد اسلم صاحب صابر
۱۱۔ " تحریک جدید " چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۲۔ " وقف جدید " صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۱۳۔ " ایثار " چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
۱۴۔ " مجالس بیرون وقلم دوستی " صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
۱۵۔ انچارج " صوفی غلام محمد صاحب
۱۶۔ زعیم اعلیٰ ربوہ " مولوی فضل الٰہی صاحب انوری

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

دوران جلسہ احاطہ جامعہ احمدیہ میں ایک ٹیپ ریکارڈر گم ہو گیا تھا جس شخص کو اس کے متعلق علم ہو تو براہ کرم اطلاع دے کر مشکور ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۵۰۰ روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ محمد یونس سرائے موسیٰ مکان نمبر ۳۰ شالامار لنک روڈ لاہور

گمشدہ شناختی کارڈ

خدام وانصار کے اجتماع پر میرا شناختی کارڈ گم ہو گیا تھا وہ خاکسار کو پہنچا دیں کارڈ اس نام و پتہ کا ہے۔

غلام حیدر الٰہی ولد پیر اندتہ چک ۵۶ ج ڈاک خانہ ہارون آباد ضلع بہاول نگر

اعلان تعطیل

بروز جمعرات ۸ جنوری ۱۹۸۱ء کو الفضل کا دفتر تعطیلات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں حسب سابق بند رہے گا۔ اس لئے اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ساتواں مرحلہ ختم ہونے میں دو ماہ سے کم باقی ہیں

عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام امراء صاحبان سے جاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں یہ درخواست ہے کہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش (مطابق ۲۹ فروری ۱۹۸۱ء) ختم ہو رہا ہے۔ کوشش کریں کہ آپ کے ہاں ایک بھی بقایادار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

عالمگیر غلبۂ اسلام کیلئے

عظیم روحانی پروگرام

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی اور غلبۂ اسلام کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو نفلی نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۂ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳۔۳۳ بار درج ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے۔

۱۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ دعائیں پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

۴۔ ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

پندرھویں صدی مبارک ہو....

نیا سال مبارک ہو

غلبۂ اسلام کی پندرھویں صدی اور سال نو میں ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کا از سر نو عہد کرتے ہیں۔ ہمیشہ زرعی وسکنی زمین و باموقعہ پلاٹس۔ مکانات و کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے مومن اسٹیٹس ربوہ کو یاد رکھیں

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ
فون نمبر:- PP. 517

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۱۲/۸۰ بروز سوموار برادرم بشیر حسین صاحب تنویر کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود کا نام کاشف بشیر رکھا ہے نومولود مکرم نذیر حسین صاحب فیصل آباد کا پوتا اور مکرم فرزند علی صاحب آف شہداد پور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

نسیم احمد شمس مربی سلسلہ عالیہ
ضلع جوئیہ ضلع سرگودھا

معذرت

پریس کی خرابی کی وجہ سے اخبار الفضل کی اشاعت بروقت بعض اوقات نہیں ہوتی جس کی وجہ سے پرچہ بروقت تقسیم نہیں ہوتا۔ قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴